امام زمانہ(ع) زمین والوں کے لئے امان هیں

<"xml encoding="UTF-8?>

یہ کلام حضرت امام مهدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے اس جواب کا ایک حصہ هے جس کو امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے جواب میں لکھا هے، اسحاق نے اس خط میں امام علیہ السلام سے غیبت کی وجہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ امام علیہ السلام نے غیبت کی علت بیان کرنے کے بعد اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کے زمانہ میں امام کا وجود بے فائدہ نهیں هے، وجود امام کے فوائد میں سے ایک ادنیٰ فائدہ یہ هے کہ امام زمین والوں کے لئے باعث امن و امان هیں، جیسا کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ هوتے هیں۔ دوسری صحیح روایات میں اسی مضمون کی طرف اشارہ هوا هے۔ جیسا کہ اُن روایات میں بیان هوا هے: اگر زمین پر حجت (خدا) نہ هو تو زمین اور اس پر بسنے والے مضطرب اور تباہ و برباد هوجائیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کو اهل زمین کے لئے امن و امان سے اس طرح تشبیہ دینا جس طرح ستارے اهل آسمان کے لئے امن و امان هوتے هیں؛ اس سلسلہ میں شباہت کی چند چیزیں پائی جاتی هیں جن میں سے دو چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا هے:
۱۔ جس طرح تخلیقی لحاظ سے ستاروں کا وجود اور ان کو ان کی جگھوں پر رکھنے کی حالت اور کیفیت، تمام کرّات، سیارات اور کهکشاوٴں کے لئے امن و امان اور آرام کا سبب هے، زمین والوں کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کا وجود بھی اسی طرح هے۔
۲۔ جس طرح ستاروں کے ذریعہ شیاطین آسمانوں سے بھگائے گئے هیں اور اهل آسمان منجملہ ملائکہ کے امان و آرام کا سامان فراهم هوا هے اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا وجود، تخلیقی اور تشریعی لحاظ سے اهل زمین سے، مخصوصاً انسانوں سے شیطان کو دور بھگانے کا سبب هے۔

امام زمانہ(ع) زمین والوں کے لئے امان هیں [1]

”بے شک میں اهل زمین کے لئے امن و سلامتی هوں، جیسا کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان کا باعث هیں“۔

شرح

یہ کلام حضرت امام مهدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے اس جواب کا ایک حصہ هے جس کو امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے جواب میں لکھا هے، اسحاق نے اس خط میں امام علیہ السلام سے غیبت کی وجہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ امام علیہ السلام نے غیبت کی علت بیان کرنے کے بعد اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کے زمانہ میں امام کا وجود بے فائدہ نهیں هے، وجود امام کے فوائد میں سے ایک ادنیٰ فائدہ یہ هے کہ امام زمین والوں کے لئے باعث امن و امان هیں، جیسا کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ هوتے هیں۔ دوسری صحیح روایات میں اسی مضمون کی طرف اشارہ هوا هے۔ جیسا کہ اُن روایات میں بیان هوا هے: اگر زمین پر حجت (خدا) نہ هو تو زمین اور اس پر بسنے والے مضطرب اور تباہ و برباد هوجائیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کو اهل زمین کے لئے امن و امان سے اس طرح تشبیہ دینا جس طرح ستارے اهل آسمان کے لئے امن و امان هوتے هیں؛ اس سلسلہ میں شباہت کی چند چیزیں پائی جاتی هیں جن میں سے دو چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا هے:

۱۔ جس طرح تخلیقی لحاظ سے ستاروں کا وجود اور ان کو ان کی جگهوں پر رکهنے کی حالت اور کیفیت، تمام کرّات، سیارات اور کهکشاوٴں کے لئے امن و امان اور آرام کا سبب هے، زمین والوں کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کا وجود بهی اسی طرح هے۔

۲۔ جس طرح ستاروں کے ذریعہ شیاطین آسمانوں سے بهگائے گئے هیں اور اهل آسمان منجملہ ملائکہ کے امان و آرام کا سامان فراهم هوا هے اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا وجود، تخلیقی اور تشریعی لحاظ سے اهل زمین سے، مخصوصاً انسانوں سے شیطان کو دور بهگانے کا سبب هے۔

فلسفہٴ امامت اور صفات امام [2]

”اوصیائے (الٰهی) وہ افراد هیں جن کے ذریعہ خداوندعالم اپنے دین کو زندہ رکهتا هے، ان کے ذریعہ اپنے نور کو مکمل طور پر نشر کرتا هے، خداوندعالم نے ان کے اور ان کے (حقیقی) بهائیوں، چچا زاد (بهائیوں) اور دیگر رشتہ داروں کے درمیان واضح فرق رکها هے کہ جس کے ذریعہ حجت اور غیر حجت نیز امام اور ماموم کے درمیان پهچان هوجائے۔ اور وہ واضح فرق یہ هے کہ اوصیائے الٰهی کو خداوندعالم گناهوں سے محفوظ رکهتا هے اور ان کو هر عیب سے منزہ، برائیوں سے پاک اور خطاؤں سے دور رکهتا هے، خداوندعالم نے ان کو علم و حکمت کا خزانہ دار اور اپنے اسرار کا رازدار قرار دیا هے اور دلیلوں کے ذریعہ ان کی تائید کرتا هے۔ اگر یہ نہ هوتے تو پهر تمام لوگ ایک جیسے هوجاتے، اور کوئی بهی امامت کا دعویٰ کر بیٹهتا، اس صورت میں حق و باطل اور عالم و جاهل میں تمیز نہ هوپاتی“۔

شرح:

یہ کلمات امام مهدی علیہ السلام نے احمد بن اسحاق کے خط کے جواب میں تحریر کئے هیں، امام علیہ السلام چند نکات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد امام اور امامت کی حقیقت اور شان کو بیان کرتے هوئے امام کی چند خصوصیات بیان فرماتے هیں، تاکہ ان کے ذریعہ حقیقی امام اور امامت کا جهوٹا دعویٰ کرنے والوں کے درمیان تمیز هوسکے:

۱۔ امام کے ذریعہ خدا کا دین زندہ هوتا هے؛ کیونکہ امام هی اختلافات، فتنوں اور شبهات کے موقع پر حق کو باطل سے الگ کرتا هے اور لوگوں کو حقیقی دین کی طرف هدایت کرتا هے۔

۲۔ نور خدا جو رسول خدا (ص)سے شروع هوتا هے، امام کے ذریعہ تمام اور کامل هوتا هے۔

۳۔ خداوندعالم نے پیغمبر اکرم (ص)کی ذرّیت میں امام کی پهچان کے لئے کچھ خاص صفات معین کئے هیں، تاکہ لوگ امامت کے سلسلہ میں غلط فهمی کا شکار نہ هوں، مخصوصاً اس موقع پر جب ذرّیت رسول کے بعض افراد امامت کا جهوٹا دعویٰ کریں۔ ان میں سے بعض خصوصیات کچھ اس طرح هیں: گناهوں کے مقابلہ میں عصمت، عیوب سے پاکیزگی، برائیوں سے مبرّااور خطا و لغزش سے پاکیزگی وغیرہ، اگر یہ خصوصیات نہ هوتے تو پهر هرکس و ناکس امامت کا دعویٰ کردیتا، اور پهر حق و باطل میں کوئی فرق نہ هوتا، جس کے نتیجہ میں دین الٰهی پوری دنیا پر حاکم نہ هوتا۔

فلسفہٴ امامت [3]

”کیا تم نے نہیدیکھا کہ خداوندعالم نے کس طرح تمھارے لئے پناہ گاهیں قرار دی هیں تاکہ ان میں پناہ حاصل کرو، اور ایسی نشانیاں قرار دی هیں جن کے ذریعہ هدایت حاصل کرو، حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے آج تک“۔

شرح
یہ تحریر اس توقیع [4] کا ایک حصہ هے جس کو ابن ابی غانم قزوینی اور بعض شیعوں کے درمیان هونے والے اختلاف کی وجہ سے امام علیہ السلام نے تحریر فرمایا هے، ابن ابی غانم کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیاهے، اور سلسلہٴ امامت آپ هی پر ختم هوگیا هے۔ شیعوں کی ایک جماعت نے حضرت امام مهدی علیہ السلام کو خط لکھا جس میں واقعہ کی تفصیل لکھی، جس کے جواب میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک خط آیا، مذکورہ حدیث اسی خط کا ایک حصہ هے۔
امام زمانہ علیہ السلام امامت، وصایت اور جانشینی میں شک و تردید سے دوری کرنے کے سلسلہ میں بہت زیادہ سفارش کرنے کے بعد فرماتے هیں: وصایت کا سلسلہ همیشہ تاریخ کے مسلم اصول میں رها هے، اور جب تک انسان موجود هے زمین حجت الٰهی سے خالی نہیں هوگی، امام علیہ السلام نے مزید فرمایا:
”تاریخ کو دیکھو! کیا تم نے کسی ایسے زمانہ کو دیکھا هے جو حجت خدا سے خالی هو، اور اب تم اس سلسلہ میں اختلاف کرتے هو“؟!
امام علیہ السلام نے حدیث کے اس سلسلہ میں امامت کے دو فائدے شمار کئے هیں:
۱۔ امام، مشکلات اور پریشانیوں کے عالم میں ملجا و ماویٰ اور پناہ گاہ هوتا هے۔
۲۔ امام،لوگوں کو دین خدا کی طرف هدایت کرتا هے۔
کیونکہ امام معصوم علیہ السلام نہ صرف یہ کہ لوگوں کو دین اور شریعت الٰهی کی طرف هدایت کرتے هیں بلکہ مادّی اور دنیوی مسائل میں ان کی مختلف پریشانیوں کو بھی دور کرتے هیں۔

علم امام کی قسمیں [5]

”هم (اهل بیت) کے علم کی تین قسمیں هوتی هیں: گزشتہ کا علم، آئندہ کا علم اور حادث کا علم۔ گزشتہ کا علم تفسیر هوتا هے، آئندہ کا علم موقوف هوتا هے اور حادث کا علم دلوں میں بھرا جاتا اور کانوں میں زمزمہ هوتا هے۔ علم کا یہ حصہ همارا بہترین علم هے اور همارے پیغمبر (ص)کے بعد کوئی دوسرا رسول نہیں آئے گا“۔

شرح
یہ الفاظ امام زمانہ علیہ السلام کے اس جواب کا ایک حصہ هیں جس میں علی بن محمد سمری (علیہ الرحمہ) نے علم امام کے متعلق سوال کیا تھا۔
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب ”مرآة العقول“ میں ان تینوں علم کے سلسلہ میں فرماتے هیں:
”علم ماضی سے وہ علم مراد هے جس کو پیغمبر اکرم (ص)نے اپنے اهل بیت علیهم السلام سے بیان کیا هے؛ نیز

یہ علم ان علوم پر مشتملھے جو گزشتہ انبیاء علیھم السلام اور گزشتہ امتوں کے واقعات کے بارے میں ھیں اور جو حوادثات ان کے لئے پیش آئے ھیں اور کائنات کی خلقت کی ابتداء اور گزشتہ چیزوں کی شروعات کے بارے میں ھیں۔

علم "غابر" سے مراد آئندہ پیش آنے والے واقعات ھیں؛ کیونکہ غابر کے معنی "باقی" کے ھیں، غابر سے مراد وہ یقینی خبریں ھیں جو کائنات کے مستقبل سے متعلق ھیں، اسی وجہ سے امام علیہ السلام نے اس کو "موقوفہ" کے عنوان سے یاد کیا ھے جو علوم کائنات کے مستقبل سے تعلق رکھتے ھیں وہ اھل بیت علیھم السلام سے مخصوص ھیں، موقوف یعنی "مخصوص"۔

"علم حادث" سے مراد وہ علم ھے جو موجودات اور حالات کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ھے، یا مجمل چیزوں کی تفصیل مراد ھے۔۔۔ "قَذْفُ في الْقُلُوبِ"، سے خداوندعالم کی طرف سے عطا ھونے والا وہ الھام مراد ھے جو کسی فرشتہ کے بغیر حاصل ھوا ھو۔

"نَقْرُ في الْا ٔسْمٰاعِ"، سے وہ الٰھی الھام مراد ھے جو کسی فرشتہ کے ذریعہ حاصل ھوا ھو۔

تیسری قسم کی افضلیت کی دلیل یہ ھے کہ الھام (چاھے بالواسطہ ھو یا بلا واسطہ) اھل بیت علیھم السلام سے مخصوص ھے۔

الٰھی الھام کی دعا کے بعد ممکن ھے کوئی انسان (ائمہ علیھم السلام کے بارے میں) نبی ھونے کا گمان کرے، اسی وجہ سے امام زمانہ علیہ السلام نے آخر میں اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ھے کہ پیغمبر اکرم(ص) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا"۔[6]

ماخذ

[1] کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵، ح ۱۰؛ الغیبة، شیخ طوسی، ص۲۹۲، ح۲۴۷؛ احتجاج، ج۲، ص۲۸۴؛ اعلام الوری، ج۲، ص۲۷۲، کشف الغمة، ج ۳، ص ۳۴۰، الخرائج والجرائح، ج ۳، ص ۱۱۱۵، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۸۱، ح ۱۰۔

[2] الغیبة، طوسی، ص ۲۸۸، ح ۲۴۶، احتجاج، ج ۲، ص ۲۸۰، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۹۴۔۱۹۵، ح ۲۱۔

[3] الغیبة، شیخ طوسی، ص ۲۸۶، ح ۲۴۵، احتجاج، ج ۲، ص ۲۷۸، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۹، ح ۹۔

[4] توقیع ، امام زمانہ علیہ السلام کے اس خط کو کھا جاتا ھے جس کو آپ نے کسی کے جواب میں بقلم خود تحریر کیا ھو۔(مترجم)

[5] دلائل الامامة، ص ۵۲۴، ح ۴۹۵، مدینة المعاجز، ج ۸، ص ۱۰۵، ح ۲۷۲۰۔

[6] دیکھئے: مرآة العقول، ج۳، ص ۱۳۶ تا۱۳۷۔